3023- مسلمان شخص سے تعلق کے بعد شادی کرنے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے

سوال

میں عیسائی لڑکی ہوں اور ایک انیس برس کے مسلمان نوجوان مسلمان سے محبت کرتی ہوں ، یہ اس نوجوان کی مہربانی ہے کہ اس نے میرے ساتھ تعلق قائم کیا حالانکہ میں کنواری نہیں ، اس نے مجھ سے شادی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور میں اس کی یہ پیشکش قبول کرنے کا پروگرام بنا رہی ہوں .

تو کیا جب میں اس سے شادی کرلوں تو میرے لیے اسلام قبول کرنا ضروری ہے چاہے میں اسلام کی رغبت نہ بھی رکھوں ، ہم نے اپنی پیدا ہونے والی اولاد کے متعلق بھی بات کی ہے اور اس پر متفق ہوئے ہیں کہ ہماری اولاد مسلمان ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں آپ کے لیے اسلام میں داخل
ہونا اور دین اسلام کو قبول کرنا ضروری ہے ، اس طرح آپ کی ساری مشکلات جو عقد نکاح
اور اولاد کے متعلق ہونگی مکمل طور پر حل ہوجائینگی اور آپ دونوں اپنی اولاد کی
ایک نہج پر اکٹھے ہوکر صحیح اسلامی تربیت کرسکیں گے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو
دنیا اور آخرت کی سعادت و کامیابی حاصل ہوگی اور موت کے بعد راحت نصیب ہوگی .

اور آپ یہ قدم اٹھانے میں جو عدم
رغبت محسوس کررہی ہیں ہوسکتا ہے اس کا سبب یہ ہو کہ آپ کے لیے وہ دین اور رسم و
رواج جس پر آپ کی پرورش ہوئی ہے اسے چھوڑنا مشکل معلوم ہورہا ہے ، یا پھر اپنے
خاندان اور گھر والوں اور دوست واحباب کی مخالفت کرنا ناپسند محسوس ہوتا ہو ، یا
پھر دوسروں کی جانب سے اذیت و نقد کا خدشہ ہو ، یا پھر بعض دنیاوی امتیازات کے
کھوجانے کا خطرہ ہو .

لیکن ان سب پر بڑی آسانی سے کنٹرول
کیا جاسکتا ہے اور اس پر غلبہ حاصل کرنا بہت آسان ہے ، اس کے لیے صرف آپ کو اللہ پر
توکل و بھروسہ اور حق کی اتباع و پیروی کا پختہ عزم کرنے کی ضرورت ہے ، کیونکہ
عقلمند انسان تو حق کی راہ میں قربانی دینے اور مشکلات برداشت کرنے کے لیے تیار
رہتا ہے ، اس لیے کہ حق اس بات کی زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے تسلیم کرتے ہوئے حق کی
اتباع کی جائے .

اور حق کی راہ میں آنے والی ہر مشکل
ومصیبت بڑی آسان ہوتی ہے کیونکہ اس کا نتیجہ دنیا وآخرت کی سعادت مندی اور جنت کے
حصول کی کامیابی ہے. جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے.

پھر آپ کی یہ شادی معیشت کے لیے آپ
کی مدد ومعاون ہوگی اور آپ کے خاوند سے جب وہ حرام تعلقات سے توبہ کر لے اور
اخلاق ودین کو اختیار کرے محبت والفت کی مدد ومعاون بنے گی، اور خاوند کے
مسلمان گھر والے بھی معاونت کرینگے.

اور آپ دونوں میں کوئی دینی اختلاف
نہیں ہوگا جب پر بچوں کی تربیت ہو اور وہ خاندانی طور پر بھی گھر میں کوئی اختلاف
محسوس نہیں کرینگے جس میں انہیں رہنا ہے، اس طرح وہ والدین میں پیدا ہونے والے
اختلاف کے نتیجہ میں نفسیاتی بیماری سے بھی دور رہینگے جوان لوگوں کے ہاں پیدا
ہوتا ہے جن میں اختلاف ہو، جیسے آپ بھی محسوس کر رہی ہیں اور جس کا ذکر درج ذیل قصہ
میں بھی ملتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوا:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہا: اسلام قبول کر لو تو اس نے
جواب میں عرض کیا: میں اپنے اندر گھٹن محسوس کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: اسلام قبول
کر لو چاہے ناپسند کرتے ہو"

اسے امام احمد نے مسند احمد حدیث
نمبر (11618) میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (974) میں بھی ہے.

تو یہی وہ صحیح موقف ہے جو انسان کے
لیے دین حق میں آنے کے وقت اختیار کرنا واجب ہے.

اس موضوع کے متعلق مزید معلومات
دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (3025)
اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ
ضرور کریں.

ہماری خواہش ہے کہ آپ کو ہر قسم کی
خیر و بھلائی اور نجات و کامیابی حاصل ہو، اور سلامی اس پر ہی ہے جس نے ہدایت کی
پیروی کی.

واللہ اعلم.